REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

بجز جمعہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابق) ۱۰ نئے پیسے

۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۰ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۰ نومبر سن ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل سارا دن حضور کو کھانسی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔ اور کھانسی میں کچھ کمی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

"آئندہ سال یکم فروری کو کینیا کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے"

برطانوی وزیر نوآبادیات سے کینیا کے قومی لیڈر مسٹر جومو کینیاٹا کا مطالبہ

لنڈن ۹ نومبر۔ کینیا کے مشہور قومی لیڈر مسٹر جومو کینیاٹا نے برطانوی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ آئندہ سال یکم فروری کو کینیا کی آزادی کا اعلان کر دے۔ کل کینیا کے ایک وفد نے مسٹر جومو کینیاٹا کی زیر قیادت برطانوی وزیر نوآبادیات سے ایک ملاقات کے دوران یہ مطالبہ کیا۔ بعد میں وفد کے ایک رکن نے بتایا کہ برطانوی وزیر نوآبادیات سے ہماری بات چیت بہت دوستانہ ماحول میں ہوئی ہے ہم نے ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ کینیا کو آزاد کرانے سے متعلق بات چیت جلد شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ وفد کی وزیر نوآبادیات سے آج پھر ایک ملاقات ہو رہی ہے ٭

مصر نے پہلا تجرباتی راکٹ فضا میں چھوڑ دیا

راکٹ چھوڑنے سے قبل کئی ماہ تک صحرا میں تجربات کئے گئے

قاہرہ ۹ نومبر۔ ایک سرکاری ترجمان نے کل رات بتایا کہ مصری سائنسدانوں نے اپنا پہلا تجرباتی راکٹ چھوڑا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ راکٹ چھوڑنے سے پہلے کئی ماہ تک صحرا میں تجربے کئے گئے۔ ترجمان نے اخباروں کی ان اطلاعات کی تصدیق نہیں کی کہ مصری سائنسدانوں نے جرمن ٹیکنیکل ماہرین کے تعاون سے راکٹ تیار کیا — اس سال جولائی میں اسرائیل میں کثیر المرحل راکٹ کے تجربے کے بعد مصر نے راکٹ تیار کرنے کی کوششیں تیز تر کر دی تھیں۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ مصر نے موسمیاتی مقصد کے لئے امریکہ سے کچھ راکٹ خریدے تھے۔ یہ راکٹ ساٹھ میل بلندی تک جا سکتے ہیں

مسٹر مرچنٹ واشنگٹن روانہ ہو گئے

کراچی ۹ نومبر۔ صدر کینیڈی کے خاص نمائندے مسٹر لونگ سٹون مرچنٹ جو پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کرانے کی غرض سے آئے تھے تین ہفتے کے بعد کراچی سے واپس واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران پاکستان کے راستے افغانستان کی تجارت بحال کرنے کے سوال پر دونوں ملکوں کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے راولپنڈی اور کابل کے درمیان کئی بار سفر کیا۔ لیکن وہ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے۔ تاہم انہوں نے اعلان کیا کہ امریکہ اپنی مصالحانہ کوششیں جاری رکھے گا۔ مسٹر مرچنٹ منگل کے روز واشنگٹن روانہ ہونے والے تھے لیکن انہوں نے ذاتی وجوہ کی بنا پر اپنی روانگی ۲۴ گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی تھی ٭

جاپان نے پاکستان کو مزید قرضہ دینے سے انکار کر دیا

ٹوکیو ۹ نومبر۔ جاپان نے پاکستان کو مزید ڈیڑھ کروڑ ڈالر قرضہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس قرضہ کی درخواست پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خاں نے کل جاپان کے وزیر بین الاقوامی تجارت و صنعت ایساکو ساتو سے ایک ملاقات میں کی تھی۔ جاپانی وزیر نے بتایا کہ مسٹر ابو القاسم خاں نے جاپان سے پارچہ بافی کی مشینیں خریدنے کے لئے طویل المدت ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا قرضہ مانگا۔ یہ قرضہ اس دو کروڑ قرضہ سے الگ تھا جو جاپان گزشتہ سال کے ایک معاہدے کے تحت پاکستان کو دے گا۔ مسٹر ساتو نے مزید کہا کہ جاپان قرضہ نہیں دے سکتا لیکن وہ پاکستان کو تاخیر سے ادائیگی کی شرط کے تحت پارچہ بافی کی مشینیں برآمد کرنے کو تیار ہے — مسٹر ابو القاسم خاں نے کل جاپانی وزیراعظم مسٹر اکیدا سے قریباً ۴۰ منٹ تک بات چیت کی ٭

درخواست دعا

سیرالیون کے ایک مخلص احمدی دوست مسٹر موسے سوئی لوکل مبلغ آجکل بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت اور شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ولادت

مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب میڈیکل آفیسر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام انیس احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۱ء میں صفحہ ۵ پر "قرآن پرولوگ اینڈ ایپی لوگ" پر تبصرہ چھپا ہے جو افسوسناک غلطیوں سے پُر ہے

(۱) یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ہے جیسا کہ رسالہ کے سرورق پر نمایاں حروف میں لکھا ہوا ہے۔

(۲) یہ رسالہ خطبوں پر مشتمل نہیں۔ بلکہ ان دو درسوں پر مشتمل ہے جو حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے چند سال ہوئے ماہ رمضان میں دیئے تھے۔

(۳) اصل رسالہ کا نام "قرآن اوّل و آخر" نہیں جیسا کہ غلطی سے تبصرہ میں لکھا ہے۔ بلکہ "قرآن کا اوّل و آخر" ہے۔

ادارہ ان افسوسناک اغلاط پر معذرت خواہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں ٭

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ نومبر ۱۹۶۱ء

ہمیں صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے

جماعت احمدیہ کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس نے اس زمانہ کے مامور من اللہ کو پہچان لیا ہے جس کو تجدید احیائے دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے افراد شامل ہوتے چلے آئے ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر قدم مارنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسا نمونہ پیش کیا ہے کہ جو صرف کسی نبی اللہ کے پیرو ہی دکھا سکتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے دنیا میں ایک ایسا مثالی کردار دکھایا ہے کہ جس کی مثال تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ اسلام کے دشمنوں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ جو مثالیں آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے پیش کی ہیں اس سے تاریخ عالم خالی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں اور سب نبیوں سے افضل ہیں اسی طرح آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سب نبیوں کے صحابہ سے افضل ہیں اور جو کردار آپؐ کے صحابہؓ نے دکھایا ہے وہ کسی نبی کے صحابہؓ نے نہیں دکھایا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرامؓ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"مسیح کے حواریوں کا ذکر بھی کرنا نہیں چاہتے کہ جن میں سے ایک نے چند کھوٹے درہم لے کر اپنے آقا کو پکڑوا دیا۔ اور ایک نے لعنت کی اور کسی نے بھی وفاداری کا نمونہ نہ دکھایا لیکن صحابہؓ کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ان میں کوئی جھوٹ بولنے والا بھی نظر نہیں آتا۔ ان کے تصور میں بھی بجز روشنی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ حالانکہ جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں۔ تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بت پرستی میں منہمک تھے۔ یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے باک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے۔ گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔ پھر میں پوچھتا ہوں کہ وہ کونسا عظیم الشان اسم اعظم تھا جس نے ان کی جھٹ پٹ کایا پلٹ دی۔ اور ان کو ایسا نمونہ بنا دیا کہ جس کی نظیر دنیا کی قوموں میں ہرگز نہیں ملی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر اور کوئی بھی معجزہ پیش نہ کریں تو اس حیرت انگیز پاک تبدیلی کے مقابلہ میں کسی خود ساختہ خدا کا ہی کوئی معجزہ ہمیں دکھائے۔ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی۔ کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے۔ جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینی نہ رہے تھے۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، ہدایت۔ اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دنیا کی خیانتوں اور ریاکاریوں سے وہ ایسے پاک اور ہلکے پھلکے کر دیئے گئے تھے۔ کہ ان میں پرواز کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔ یہ وہ نمونہ ہے جو ہم اسلام کا دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اسی اصلاح اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام **محمد** رکھا۔ جس سے زمین پر بھی آپؐ کی ستائش ہوئی۔ کیونکہ آپؐ نے زمین کو امن و صلحکاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۵-۸۶)

اس کے مقابلہ میں اناجیل نے جو نقشہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حواریوں کا دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ کچھ اچھا نہیں۔ ایک حواری نے آپ کو تیس روپے لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے نے جو سب سے بڑا تھا۔ مرغ کی اذان دینے سے پہلے تین دفعہ آپ کا انکار کیا۔ باقی آپ کی گرفتاری دیکھ کر بھاگ گئے۔ ہمارا خیال ہے کہ اناجیل نے جس طرح ان بزرگوں کو پیش کیا ہے۔ کوئی اچھا نمونہ نہیں ہے۔ اناجیل کے بیان کردہ حواریوں کے اس نمونہ سے کوئی انسان نصیحت حاصل نہیں کر سکتا۔ حالانکہ بقول اناجیل یسوع مسیح کا قول ہے کہ وہی شخص نجات پا سکتا ہے۔ جو اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے پیچھے چلا آتے۔ مگر آپ کے حواریوں میں سے بقول اناجیل ایک نے بھی آپ کی نصیحت پر عمل نہ کیا۔ ہو سکتا ہے کہ اناجیل میں جو نقشہ آپ کے حواریوں کا کھینچا گیا ہے صحیح نہ ہو۔ یہ درست ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے آپ کے حواری کمزور دل ہوں۔ مگر ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے ایسی کمزوری دکھائی ہو۔ جیسی کہ اناجیل میں بیان کی گئی ہے۔ بہرحال اناجیل کے حواریوں کا کردار ہرگز ایسا نہیں کہ وہ کسی آنے والی نسل کے سامنے بطور نمونہ کے پیش کیا جا سکے۔

اس کے برخلاف صحابہ کرامؓ نے جو بلند کرداری کا نمونہ دکھایا ہے۔ اس کے دشمنانِ اسلام بھی معترف ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی نے بھی ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکرؓ اور سیدنا حضرت عمرؓ نے جو حکومت کا عملی نمونہ دکھایا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور خواہش ظاہر کی تھی کہ کاش ایسی حکومت ہندوستان میں بھی قائم ہو سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام کے حالات پڑھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار میں کیا معجزانہ کشش رکھی تھی کہ نہایت اجڈ، جاہل، فسق و فجور میں غرق قوم کو چند سالوں میں بہترین انسان بنا دیا۔ اور ایسا اخلاق ان میں پیدا کر دیا کہ وہ گناہ کرنے کے ناقابل ہو گئے ان کی ذرا ذرا سی حرکت میں ایمان کی روشنی پیدا ہو گئی۔ جس کی کرنیں آج تک ظلمت کدوں میں اجالا کر رہی ہیں۔ ماہنامہ رفتار زمانہ لاہور کی ایک حالیہ اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں سے ہم ذیل میں دو واقعات صحابہ کرام کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق درج کرتے ہیں:۔

(۱) "ایک دن لوگ ایک چور کو آنحضرتؐ کے پاس پکڑ لائے۔ اس پر چوری ثابت ہوئی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ وہ شخص مسافر تھا۔ اور اس کا کوئی رشتہ دار یا واقف مدینہ میں نہ تھا اور موسم سخت سردی کا تھا۔ ایک صحابی فاتک نام نے اس کے لئے ایک خیمہ کھڑا کر دیا۔ اور آگ جلا دی۔ آنحضرتؐ جو رات کو باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہے اور آگ جل رہی ہے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ یہ وہ شخص ہے جس کا آپؐ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا یہ بیچارہ اس شہر میں مسافر تھا۔ فاتک نے اس کے لئے یہ انتظام کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے دعا دی کہ یا اللہ! فاتک کو بخش دے جس طرح اس نے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو آرام پہونچایا۔"

(۲) "حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایک رشتہ دار تھے ان کا نام مسطح تھا حضرت ابوبکرؓ ان سے ہمیشہ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ جب حضرت عائشہؓ پر منافقوں نے تہمت لگائی۔ تو یہ بھی اس تہمت میں شریک ہو گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کی پاکی ثابت ہو گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی ان کی بزرگی بیان کی۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب میں مسطح کو کچھ نہیں دیا کروں گا۔ اس نے میری بیٹی کو ناحق بدنام کیا۔ اس پر قرآن میں یہ نازل ہوا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ غریب رشتہ داروں کی ہمیشہ مدد کرنی چاہیئے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق نے اس کا وظیفہ پھر جاری کر دیا۔ اور کہا میں چاہتا ہوں کہ خدا میرے گناہ بخش دے۔"

(رفتار زمانہ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۶)

ان مثالوں کو دیکھئے آج عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کے پہاڑی وعظ پر بڑا فخر کرتے ہیں۔ لیکن اس پہاڑی وعظ پر عمل کر کے آپ کے حواریوں نے نہیں بلکہ صحابہ کرام نے دکھایا ہے۔ بے شک اناجیل میں یسوع مسیح کا یہ قول درج ہے کہ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے آگے کر دے۔ جو تجھ سے ایک کوس بیگار لے۔ تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ مگر جب ہم آپ کے حواریوں کا حال اناجیل میں دیکھتے ہیں تو ہمیں آپ کے ان اقوال پر عمل کرنے والا کوئی بھی نہیں دکھائی دیتا۔ اس کے برخلاف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرامؓ نے رقت قلب اور ہمدردی بنی نوع انسان کا جو نمونہ دکھایا ہے وہ یکتا و فقید المثال ہے

افسوس ہے آج کا مسلمان ان عظیم الشان مثالوں کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ بے شک اسلام کی تعلیمات اعتدال سکھاتی ہیں۔ اور مصلحت وقت کی تلقین کرتی ہیں۔ مگر کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ ہمارے اعمال اس تعلیم پر پورے اترتے ہیں۔ کیا آج ذرا ذرا سے قصور کے لئے ردعمل کے بہانے سے دوسروں پر ظلم کو روا نہیں رکھا جاتا اور غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہو جاتے۔ جس کو دشمن سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔

بے شک آج بھی مسلمانوں میں بعض ایسے بزرگ موجود ہیں۔ جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ نے اکثر ایسا نمونہ دکھایا ہے۔ مگر پھر بھی ابھی بہت کمی ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو سوچنا چاہیئے کہ وہ ایک مامور من اللہ کی جماعت میں داخل ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ صحابہ کرام کا نمونہ از سر نو زندہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو جلد از جلد اپنے کردار کی ایسی خامیاں دور کرنی چاہئیں۔ جو ان میں پائی جاتی ہوں۔ ورنہ ان کو احمدی کہلانے کا کوئی حق نہیں۔

درخواست دعا

محترم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی نصیرہ بیگم صاحبہ منٹگمری میں شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مومن کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو دینی خدمت کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہے

دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا جو عہد تم نے کر رکھا ہے ہمیشہ اسے اپنے سامنے رکھو

فرمودہ ۱۳ر جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

انسان کی ضرورتیں تو ہمیشہ اسکے ساتھ لگی ہی رہتی ہیں لیکن

ایمان کی علامت

یہ ہوتی ہے کہ سلسلہ کے کاموں کو انفرادی کاموں پر مقدم رکھا جائے اگر کسی شخص کا نفس بہانے بنانے لگے تو وہ ہزاروں غیر ضروری کاموں کو ضروری قرار دے لیتا ہے اور معمولی معمولی باتوں کو اتنا زیادہ بڑھا لیتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بغیر اس کا گذارہ ہو ہی نہیں سکتا لیکن اگر وہ صحیح ذہنیت سے کام لے تو سلسلہ کے کاموں کے مقابلہ میں اسکے کئی اہم اور بڑے بڑے کام بھی چھوٹے نظر آنے لگیں اور اگر صحیح ذہنیت سے کام نہ لے تو اسے ایک پیسے کا نقصان بھی بہت بھاری نقصان نظر آتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

نقصان جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں

کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں

جن کو دین کی خاطر جانیں تک قربان کر دینا بھی گراں نہیں گذرتا ہم صحابہؓ کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے دین کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کیا اور دین کے کاموں کے مقابلہ میں انہوں نے ان باتوں کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ ان کے رشتہ داروں کو کونسی مصیبتیں پیش آئیں گی۔ یا انکے لواحقین کو کن دقتوں کا سامنا ہوگا۔ بلکہ جب کبھی دین کی خدمت کا موقعہ آیا وہ بلا حیل وحجت اسکے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور کبھی یہ خیال تک دل میں نہ لائے کہ ان کے انفرادی کاموں کو کون اور کیسے سرانجام دیگا بلکہ اگر کسی کمزور شخص نے اپنے اس قسم کے نقصان کو سامنے رکھا تو قرآن کریم نے اسکے اس رویہ کی سخت مذمت کی اور کہا یہ انکی

منافقت کی علامت ہے

جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ان بیوتنا عورۃ کہ ہمارے گھر ننگے ہیں۔ اگر ان کے اندر ایمان کامل ہوتا تو وہ کبھی قومی کاموں پر انفرادی کاموں کو ترجیح نہ دیتے۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے ایمانوں کا جائزہ لیتے رہیں اور دیکھتے رہیں کہ ان کی فردی ضروریات کس حد تک حقیقی ضروریات کہلا سکتی ہیں۔

مومن کی علامت

تو یہ ہوتی ہے کہ اسے کتنی بھی حقیقی ضرورت کیوں نہ درپیش ہو وہ اسے دینی خدمت کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہے اور اپنی ضروریات کو دین کی ضروریات پر قربان کر دیتا ہے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ جب پہلی بار قادیان تشریف لائے تو صرف چند دنوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ ان دنوں حضرت خلیفہ اوّلؓ جموں سے ریٹائر ہو چکے تھے اور بھیرہ میں مکانات تعمیر کرا رہے تھے ان کا مکان ابھی چند فٹ ہی اونچا ہوا تھا کہ ان کو خیال آیا کہ قادیان چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مل آئیں چنانچہ وہ قادیان تشریف لائے اور آپؑ کے پاس آکر ٹھہرے چند دنوں کے بعد جب واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چند دن اور ٹھہر جائیں آپؓ اس

حکم کی تعمیل

میں اور ٹھہر گئے اور جب کچھ دنوں کے بعد آپ پھر واپس جانے لگے تو آپؑ نے فرمایا مولوی صاحب! اب آپ یہیں ٹھہریں اور اپنے وطن کا خیال تک بھی دل سے نکال دیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اولؓ اس دن سے یہیں رہ گئے اور یہ عذر تک نہ کیا کہ میں مکان کی تعمیر کے کام کو ادھورا چھوڑ کر آیا ہوں وہ عمارت جو آپ ادھوری چھوڑ کر آئے تھے وہ ایک مدت تک اسی طرح رہی اور شاید حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد اسی حالت میں فروخت ہو گئی۔ اسی چیز کا نام ایمان ہے

مجھے یاد ہے

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں باہر کی کسی جماعت نے جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا اس جماعت کے دوستوں نے اصرار کیا کہ مجھے ان کے جلسہ میں بھجوایا جائے چنانچہ ان کے اصرار پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میاں تم جلسہ میں شمولیت کے لئے چلے جاؤ۔ ان ایام میں عزیزم ناصر احمد شدید بیمار تھا اور خیال کیا جاتا تھا کہ شاید ایک دن بھی نہ نکال سکے گا مجھے جب حضرت خلیفہ اوّلؓ نے جانے کے لئے فرمایا تو میں نے آپ کو یہ نہ بتایا کہ ناصر احمد بیمار ہے بلکہ میں آپ کے حکم کی تعمیل میں فوراً چلا گیا میرے جانے کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ ناصر احمد سخت بیمار تھا جب میں واپس آیا تو آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ بتایا کہ ناصر احمد بیمار ہے میں نے کہا جب حضور نے مجھے جانے کے لئے حکم دیا تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ حضور کو ناصر احمد کی بیماری کی اطلاع دوں اسی طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب گھوڑے سے گر کر سخت زخمی ہوئے تو میں آپ کی عیادت کے لئے گیا آپؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سر پہ ہاتھ رکھ کر

دعا کرتے رہو

چنانچہ میں آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتا رہا ان ایام میں بھی ناصر احمد سخت بیمار تھا ناصر کی والدہ نے مجھے کئی بار پیغام بھجوایا کہ ناصر سخت بیمار ہے آپ آکر اسکی خبر لیں مگر میں نے اسکی ذرا بھی پرواہ نہ کی لیکن ناصر کی والدہ کو اسکی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف تھی اسلئے انہوں نے بار بار میری طرف پیغام بھجوایا کہ ناصر کی حالت خراب ہے آپ جلدی گھر آئیں مگر میں نے پھر بھی کوئی پرواہ نہ کی اور بدستور حضرت خلیفہ اولؓ کے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعا کرتا رہا کچھ دیر کے بعد آپکی حالت کچھ ٹھیک ہوئی اور آپ ہوش میں آگئے اتنے میں ہمارے گھر سے ناصر کی والدہ نے ایک اور آدمی بھجوایا کہ آپ جلدی گھر پہنچیں ناصر کی حالت دگرگوں ہے مگر میں پھر بھی نہ گیا اس دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بھی سن لیا کہ مجھے ناصر کی بیماری کی وجہ سے گھر بلایا جا رہا ہے آپ نے فرمایا کیا ناصر احمد بیمار ہے میں نے کہا ہاں بیمار تو ہے آپ نے فرمایا پھر جاتے کیوں نہیں میں نے کہا آپ بیمار تھے اسلئے میں نہ جا سکا آپ نے فرمایا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک شخص گیارہ برس تک خدا تعالیٰ پر افترا کرے اور خدا اسکی رگ جان نہ کاٹے

"خدا تعالیٰ اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اس کی رگِ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کی جانے کے اللہ جلشانہٗ اس عاجز کو جو آپکی نظر میں کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت دے کہ تائید دعوے میں پیشگوئی پوری کرے۔ کبھی دنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کر رہا ہو کہ اس کی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگِ جان نہ کاٹے بلکہ اس کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنوں کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے۔ اور آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگوں کے روکنے کے تین سو ستائیس احباب اور مخلص جلسہ اشاعتِ حق پر دوڑے آویں۔"

(بحوالہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۰)

(مرسلہ شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ)

میاں ابھی چلے جاؤ۔ ناصر تمہارا بیٹا ہی نہیں بلکہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا

بھی ہے تم اپنے بیٹے کے لئے نہ جاؤ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے کیلئے تو جاؤ پس مومن کا کام یہ نہیں ہوتا کہ اپنی ضرورتوں کو دین کی ضرورتوں پر مقدم سمجھے بلکہ اسے چاہیئے کہ دین کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے مقابلہ میں اپنے بڑے سے بڑے کام کو ہیچ سمجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضؓ کو دین کے کسی کام کے لئے باہر بھیجا ان دنوں اس کا بچہ بیمار تھا جو اس کی واپسی تک فوت ہو گیا اس کی بیوی نے اس خیال سے کہ میرا خاوند دین کے کام کے لئے باہر گیا ہوا تھا اگر میں نے آتے ہی بتا دیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے تو اس کو صدمہ پہنچے گا۔ بچے کی لاش کو چھپا دیا اور کسی کو خبر نہ ہونے دی کہ بچہ فوت ہو گیا ہے بہ اس لئے کہ کوئی اور شخص اس کو آتے ہی نہ بتا دے اس کے بعد اس نے نہا دھو کر اچھے کپڑے پہنے اور

خوش و خرم

بیٹھ گئی۔ جب اس کا خاوند گھر پہونچا۔ تو اس نے سمجھا کہ بچہ اب تندرست ہو گیا ہے۔ اسی لئے میری بیوی خوش خوش بیٹھی ہے اس لئے اس نے بچے کی بیماری سے بے فکر ہو کر گھر میں آرام کیا۔ جب اس کی تھکان دور ہوئی۔ تو بیوی نے کہا میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر ایک شخص کسی کے پاس کوئی امانت رکھے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اپنی امانت واپس مانگنے آئے تو اس کو دے دی جائے یا نہ؟ خاوند نے کہا کیوں نہ دی جائے۔ امانت ضرور واپس کرنی چاہیئے۔ اب بیوی نے سمجھا کہ میرا خاوند آرام کر چکا ہے۔ اور اب اگر اس کو بچہ کے فوت ہو جانے کی خبر بتاؤنگی۔ تو اس کو زیادہ صدمہ نہ پہونچے گا۔ چنانچہ اس نے کہا

خدا تعالےٰ کی ایک امانت

ہمارے پاس تھی وہ آج اس نے واپس لے لی ہے۔ یعنی ہمارا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ اس طرح اس صحابی کی بیوی نے پہلے اپنے خاوند کو خوش کر لیا۔ اور جب دیکھا کہ اسے اطمینان آگیا ہے تو بتا دیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو ایک صحابی جو باہر کہیں تجارت وغیرہ کے کام کے لئے گئے ہوئے تھے واپس گھر آئے ان کو اس بات کا علم نہ تھا کہ اسلامی لشکر

غزوہ تبوک کے لئے

گیا ہوا ہے۔ ورنہ وہ مخلص آدمی تھے۔ اگر پتہ ہوتا تو وہ بھی فوراً چلے جاتے۔ وہ چونکہ کافی عرصہ کے بعد واپس گھر آئے تھے۔ اس لئے وہ اپنی بیوی کو پیار کرنے کے لئے آگے بڑھے بیوی نے انہیں دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اور کہا تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ خدا کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) تو دشمن کے ساتھ لڑائی کی وجہ سے خطرہ میں ہے۔ اور تمہیں پیار کی سوجھ رہی ہے۔ یہ سنکر وہ صحابی بغیر کسی مزید بات چیت کے اسی وقت اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں پہونچ گئے۔ پس مومن خواہ مرد ہو یا عورت دین کے کاموں کو دنیا پر

ہمیشہ مقدم رکھتا ہے

اور دین کے کام سرانجام دینے کے لئے اسے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ پہونچے۔ اسے گھر کے کاموں کا کتنا بھی نقصان کیوں نہ ہو جائے وہ ان باتوں کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا اور اپنے ہزار کام چھوڑ کر بھی دین کے کام کے لئے چل پڑتا ہے۔ اور اس کے دل میں یہ خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ میرے کاموں میں کتنا ہرج واقعہ ہوگا۔

آج مجھے امور عامہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ایک واقف زندگی کو کسی کام کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے کہہ دیا کہ ہمارے گھر میں شادی ہے۔ اور بدھ کے روز تک میں شادی سے فارغ ہو سکونگا۔ اس کے بعد کہیں باہر جا سکوں گا۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کجا

صحابہ کا اخلاص

اور جوش کہ ان کو جب کسی دین کے کام کے لئے کہا جاتا تو وہ بغیر کسی عذر کے اور بلا حیل و حجت چل پڑتے تھے۔ اور کجا یہ حالت کہ ہمارے مخلصین کے اندر بھی یہ کمزوری پائی جاتی ہے کہ شادی اور بیاہ وغیرہ کے بہانے بنا کر دین کے کاموں میں کوتاہی کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مومن کا اصل کام تو دین کی خدمت ہے۔ چاہے اس کا انفرادی کام کتنا ہی بڑا اور ضروری کیوں نہ ہو۔ بلکہ اگر اس کے گھر میں اس کے کسی عزیز کی لاش بھی پڑی ہو۔ اور اسے کسی دینی کام کے لئے کہا جائے تو اسے عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ مردے کو دفنانا ہی ہے۔ اور کیا کرنا ہے۔ میں نے نہ دفنایا تو اور لوگ دفنا لیں گے۔ اور میں نے اس کا جنازہ نہ پڑھا تو اور لوگ پڑھنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بعض دفعہ رات کے وقت کسی آدمی کو بٹالہ بھیجنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ تو ایک کی بجائے بہت سے افراد کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ ان میں سے

ہر شخص یہ چاہتا تھا

کہ مجھے ہی اس خدمت کا موقعہ ملے حالانکہ ان دنوں ریل نہ ہوتی تھی۔ اور پیدل چل کر بٹالہ پہنچنا ہوتا تھا۔ اور جو سڑک قادیان سے بٹالہ جاتی ہے۔ اس پر سفر کرنا خالی از خطرہ نہ ہوتا تھا۔ مگر اس زمانہ کے لوگوں کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ میں ہی سب سے اول دین کے لئے خطرہ میں پڑوں۔ اور اسی لئے وہ لوگ زیادہ برکتوں اور خدا تعالےٰ کے نعمتوں کے مستحق بنے۔ مگر اس زمانہ میں لوگ آرام طلب ہو گئے ہیں۔ اگر انہیں کوئی اپنا کام درپیش ہو۔ تو بڑے بڑے لمبے سفر پیدل ہی طے کر لیتے ہیں لیکن جب

دین کا کام آئے

تو بہانے بنانے لگ جاتے ہیں کہ اتنا لمبا سفر ہم پیدل طے نہیں کر سکتے۔ کئی لوگ مجھے ملنے آتے ہیں یا کسی اور کام کے لئے قادیان آتے ہیں۔ اور ان کو بٹالہ سے ریل یا تانگہ وغیرہ نہیں ملتا تو پیدل ہی قادیان پہونچ جاتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں دین کے کام کے لئے پیدل جانے کو کہا جائے۔ تو کہتے ہیں سواری کا انتظام نہیں ہے کیسے جائیں۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ جب وہ دنیا کے کاموں کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کر سکتے ہیں۔ تو دین کے لئے کیوں نہیں کر سکتے۔ جب لوگوں میں اس قسم کی سستی پائی جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کے ایمان میں کمزوری واقع ہو گئی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے انعامات

انسان کے اعمال کے مطابق ہوتے ہیں اور اگر بعض لوگوں کا جوش اخلاص کم ہو جائے اور وہ دین کے کاموں میں سستی کرنے لگ جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان سے کہتا ہے کہ جب میرے کام کرنیکا وقت تھا۔ تو تمہارے دلوں کے اندر انقباض پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے جب تم پر کوئی مصیبت آئے گی۔ تو میرے دل میں بھی تمہارے لئے انقباض پیدا ہوگا۔

پس اگر انسان چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر دکھ ہر رنج اور ہر مصیبت کے وقت اس کی مدد کرے۔ اور آخرت میں بھی اس کے ساتھ

رحم اور عفو کا سلوک

کرے تو اسے بھی چاہیئے کہ جب دین کے کام کا موقعہ آئے تو اپنے کاموں کی پرواہ نہ کرے اور چاہے کسی قسم کا خطرہ ہو اور چاہے نتیجہ کچھ بھی نکلے۔ وہ دین کا کام کرتے وقت ان باتوں کی پرواہ نہ کرے۔ موت و حیات تو ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور کون شخص ہے جس نے آخر مرنہیں جانا۔ یہ وقت تو جلد یا بدیر ہر ایک پر آنے والا ہے۔ اور بیماریاں بھی انسان کو لگی ہی رہتی ہیں۔ مگر

مومن کا کام یہ ہے

کہ ان سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے دین کی خدمت کرتا چلا جائے۔ کیونکہ دین کے کام اللہ تعالےٰ کے ہیں جو کبھی رک نہیں سکتے ایک نہ کرے گا تو کوئی دوسرا کر دے گا لیکن جو نہیں کرے گا وہ خدا تعالےٰ کے انعامات سے محروم رہ جائے گا۔ جب ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو پھر اسے کسی حیل و حجت یا انکار کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت

یہ فقرہ بیعت کے الفاظ میں شامل کیا تھا کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ ہر احمدی جب احمدی بنتا ہے تو اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یعنی میں دنیا کی ضروریات کو نظر انداز کردونگا اور دین کے کام کرتا چلا جاؤں گا۔ اور کبھی انکار نہیں کرونگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری

جماعت کے اندر یہ روح

پیدا ہو جائے اور ہماری جماعت کا ہر شخص اپنے اس عہد کا پوری طرح پابند ہو جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت اس قدر ترقی کر جائے کہ دیکھنے والے حیران رہ جائیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں کے اندر یہ روح ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ وہ درمیانی سرحد پر کھڑے ہیں۔ کسی وقت جب ان کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تو وہ

دین کو دنیا پر مقدم

کر لیتے ہیں اور جب ان کا جوش کم ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کو دین پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اس عہد کی پوری طرح پابندی کرے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا پانچواں کامیاب سالانہ اجتماع

(از مکرم محمد یوسف صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت سالانہ اجتماع مجلس خیرپور ڈویژن)

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا پانچواں سالانہ اجتماع بمقام باندی بتاریخ ۲۹-۳۰ و یکم اکتوبر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ۲۸ مجالس کے خدام نے شرکت کی۔ اجتماع میں شرکت کے لئے مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی کراچی۔ مکرم محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر اور نمائندہ صدر محترم ربوہ سے تشریف لائے۔

پہلا دن

افتتاحی تقریب:۔ ۱۱ بجے افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم محترم صوفی محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم سید علی اکبر شاہ صاحب نے کی اور نظم سلیم احمد کراچی نے پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ایسے وقت میں جبکہ اس قسم کے اجتماع کی سخت ضرورت تھی۔ ہمیں پھر اس جگہ جمع ہونے کی توفیق دی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کریں اور اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا اصل مقصد یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے آپ نے مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حاجی صاحب کے ہم شکرگذار ہیں کہ انہوں نے حسب سابق موجودہ اجتماع منعقد کرانے میں بھی بہت قربانی کی اور وسیع انتظامات کئے۔

اس کے بعد مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے معزز مہمانوں اور خدام کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ خدام کو چاہیئے کہ دوران اجتماع پورے ضبط و نظم اور اطاعت کا نمونہ دکھائیں اور دعاؤں میں وقت گذاریں۔

اس کے بعد مکرمی مولوی دوست محمد صاحب شاہد نمائندہ صدر محترم نے تقریر فرمائی۔ کھانے کے وقفہ کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ایام الصلح کا امتحان لیا گیا "میوزیکل چیئرز" فینسی ریس اور والی بال کا مقابلہ ہوا۔

رات کے اجلاس کی صدارت مکرمی حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم جی ایم پٹیل صاحب کراچی نے فرسٹ ایڈ کے متعلق عام فہم رنگ میں لیکچر دیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ تقریری مقابلہ میں اوّل نیر الدین احمد صاحب سکھر۔ دوم منیر احمد صاحب جالپور۔ سوم محمد یوسف صاحب نواب شاہ آئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن صبح ۴ بجے تمام خدام کو بیدار کر دیا گیا۔ خدام کھلے میدان میں نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے جمع ہو گئے۔ مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب کی اقتدا میں نماز تہجد پڑھی گئی۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب مربی کراچی نے درس قرآن مجید دیا۔ ناشتہ کے بعد خدام نے وقار عمل کیا۔ بعدہٗ دوڑیں، اونچی چھلانگ گولہ پھینکنا، والی بال اور دوسرے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ۹ بجے تا ۱۱ بجے مقابلہ دینی معلومات ہوا۔ اس کے بعد مضمون نگاری کا مقابلہ ہوا اور خدام نے اس میں بھی کافی تعداد میں حصہ لیا۔

مکرمی مولوی دوست محمد صاحب نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سکھر نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولوی غلام احمد فرخ صاحب نے زندہ مذہب کے موضوع پر قریباً ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام جو انہوں نے اس اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ محترم صدر صاحب نے اپنے مرسلہ پیغام میں فرمایا تھا کہ خدام کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہوں۔ قرآن مجید کو باترجمہ پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور جو اطفال یا خدام قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔

اس کے بعد خدام کا کبڈی کا میچ ہوا۔ نماز مغرب عشاء جمع کر کے ادا کی گئی۔ اس کے بعد محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے محترم ماسٹر محمد پٹیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے "ذکر حبیبؑ" پر تقریر فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ آپ کے بعد محترم صوفی محمد رفیع صاحب نے "برکات خلافت" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی برکات۔ اس کی ضرورت اور اہمیت پر واضح روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ناظم انصار اللہ نے خدام اور انصار سے خطاب فرمایا۔ اور ان کو دین کے لئے مستعد رہنے کی تلقین فرمائی اور نوجوانوں کو دینی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرا دن

صبح ۴ بجے تمام خدام تہجد کی ادائیگی کے لئے بیدار ہوئے۔ نماز تہجد اور اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ مکرم دوست محمد صاحب شاہد نے درس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق انفرادی طور پر تمام خدام کو تلاوت قرآن مجید کا وقت دیا گیا۔

ناشتہ کے بعد اطفال الاحمدیہ کی دوڑیں ہوئیں۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ کا پرچہ ذہانت ہوا۔ ازاں بعد کبڈی والی بال کے فائنل میچ ہوئے کھیلوں کے بعد مکرمی مولانا غلام احمد فرخ صاحب مکرم مولوی غلام حیدر صاحب معلم وقف جدید مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر وقف جدید۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقاریر فرمائیں اور خدام کو قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ اس کے بعد خدام کو تیاری نماز کا وقت دیا گیا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ دیا گیا۔ بوقت چار بجے الوداعی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم سید علی اکبر شاہ صاحب کی۔ اس کے بعد مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم آنے والے خدام و انصار و اطفال کو محترم صوفی محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر نے انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرمی حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور اجتماع کے کامیابی سے اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اجتماع میں خدام کو جو نصائح تلقین کی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم صوفی محمد رفیع صاحب نے تقریر فرمائی اور الوداعی دعا کر کے احباب کو رخصت کیا۔

اجتماع میں خدام و اطفال کے علاوہ انصار بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اور مختلف ورزشی اور علمی مقابلوں میں حصہ لیا۔

خدام۔ اطفال۔ انصار اور مہمانوں کی تعداد تین صد سے اوپر تھی لاؤڈسپیکر کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ اجتماع میں مبلغین اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

(شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مؤرخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مؤرخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

انصار اللہ کے اعلانات

نماز باجماعت

فریضہ پانچ وقتی نماز باجماعت ادا کرنا مومن کا شیوہ ہے۔ مسجد میں مومن ایسا ہے جیسے پانی میں مچھلی۔ احادیث میں باجماعت نماز کی اتنی تاکید آتی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز درحقیقت وہی حقیقی نماز ہے جو باجماعت مسجد میں ادا ہو۔ رسول کریمؐ نے نماز عشاء سے غیر حاضر مسلمانوں کے متعلق اپنی ناراضگی کا جو اظہار فرمایا وہ بارہا احباب کے سامنے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں آچکا ہے۔ لہٰذا احباب کی توجہ اس اہم فریضہ کی کماحقہٗ ادائیگی کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

اسلامی شعار — داڑھی

یہ اہم اسلامی شعار ہے جو صحابہؓ نے رسول کریمؐ کی تقلید میں اور آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں اختیار کیا۔ خلفائے راشدین نے اس اسوۂ نبویؐ کو اپنایا۔ صوفیاء۔ مجددین۔ اور صلحاء امت نے اس کی پیروی کی۔ اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اسی سنت کو ازسرنو اپنے نمونے سے زندہ کیا۔ اور آپ کے خلفاء۔ صحابہؓ نے اس کی پابندی کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے ہر ایک جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے وہ اس شعار کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے۔ احباب اپنے لئے لازم قرار دیں کہ قول وفعل سے اس اسوہ حسنہ کی روایات مستحکم کریں۔ وباللہ التوفیق۔

اسلامی شعار — پردہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں۔ اور انہیں دینی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔" (خطبہ ۷/۶/۵۸)

تشبہ بقوم

چھری کانٹے کے کھانے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اسلام نے منع تو نہیں فرمایا ہاں تکلف سے ایک بات یا ایک فعل پر زور دینے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم میں مشابہت نہ ہو جاوے۔ ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ اور یہ فعل اس لئے کیا کہ امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز صورتوں پر کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا۔ تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو ناجائز سمجھنا منع ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ انسان یہاں تک تتبع کرتا ہے کہ ان کی طرح طہارت بھی چھوڑ دیتا ہے۔ من تشبہ بقومٍ فہو منہم سے یہی مراد ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے۔ ورنہ بعض وقت جائز صورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے۔ میں خود بعض وقت میز پر کھانا کھا لیتا ہوں۔ جب کام کی کثرت ہوتی ہے دوڑیں لکھتا ہوں۔ ایسا ہی کبھی چٹائی پر۔ کبھی چارپائی پر بھی کھاتا ہوں تشبہ کے یہی معنے ہیں کہ اس ملکہ کو لازم پکڑ لیا جائے۔ ورنہ ہمارے دین کی سادگی پر غیر اقوام نے بھی رشک کھایا ہے۔ اور انگریزوں نے بھی تعریف کی ہے۔ اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہیں۔ مگر اب رسم پرستی کے طور پر مجبور ہیں کہ ترک نہیں کر سکتے"۔

(فتاویٰ صفحہ ۴۹ بحوالہ البدر ۶/۲/۱۹۰۳)

تمباکو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"۔ (فتاویٰ بحوالہ الحکم ۲۴/۳/۱۹۰۳)

استغفار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے۔ اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا۔ خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے"۔ (چشمہ مسیحی)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تحریک جدید کے اعلانات

جامعہ احمدیہ کی پکار

جامعہ احمدیہ سلسلہ احمدیہ کی عظمت کا زندہ نشان ہے۔ یہ وہ عظیم الشان دینی ادارہ ہے جس میں تعلیم حاصل کرنے والے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی صداقت کا عملی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے منادی بنکر اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہے ہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ کیونکہ اسلامی دنیا کا یہ واحد تعلیمی ادارہ ہے۔ جس کے فارغ التحصیل علماء اتنی وسعت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے سلسلہ کا رہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں۔ پس اس ادارہ کی یہ عظمت اس امر کی بشدت متقاضی ہے کہ احباب جماعت ادارہ کی زیر تعمیر عمارت کے لئے دل کھول کر عطیات ارسال فرما دیں۔ تاکہ عمارت جلد مکمل ہو۔ اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعلیم میں کسی قسم کی روک نہ پیدا ہونے پائے۔ اور وہ جلد فارغ ہو کر بلا تاخیر اپنے فرائض سنبھال سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

وعدہ جات تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کی قابل قدر مثالیں

	وعدہ سال گزشتہ	وعدہ سال نو
(۱) صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ ربوہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۱۹۱/-	۲۵۷/-
(۲) نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب معہ اہل وعیال	۶۴۰	۷۰۰/-
(۳) مہر محمد حیات صاحب موضع ڈاور ضلع جھنگ معہ اہل وعیال	۳۲۷/-	۵۲۶/-

آپ کو بیعت کئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ تاہم اخلاص اور ایمان میں بعض پرانے احمدیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وعدہ جات اور وصولی چندہ تحریک جدید کے ضمن میں

— ایک ضروری وضاحت —

بعض احباب الفضل میں اپنے وعدہ تحریک جدید کی اشاعت نہ پاکر یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان کا وعدہ دفتر کے ریکارڈ میں بھی درج نہیں ہو سکا۔ یہ درست نہیں دفتر میں جو وعدے پہنچتے ہیں وہ متعلقہ کھاتوں میں درج کر لئے جاتے ہیں۔ الفضل میں اشاعت صرف ایسے وعدوں کی ہو رہی ہے۔ جو اعلان سال نو کے بعد دو دن کے اندر اندر موصول ہوئے یا وہ وعدہ جات جو کسی نمایاں خصوصیت کے حامل ہوں ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ البتہ نقد ادائیگی کرنے والے دوستوں کے نام انشاء اللہ شائع کروانے کا اہتمام جاری ہے۔ نقد ادا کرنے والے دوست ایک مناسب میعاد تک اگر اپنے نام شائع شدہ فہرستوں میں نہ مشاہدہ فرمائیں۔ تو وہ بڑی خوشی سے دفتر ہذا کو اس طرف توجہ دلا سکتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جامعہ نصرت ربوہ میں دستکاریوں کی نمائش

جامعہ نصرت میں ۹ نومبر۔ بروز جمعرات طالبات کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش لگائی جائے گی۔ رنگ اور کشیدہ کاری کا کام بھی ہوگا۔ نیز کھانے پینے کی چیزوں کے سٹال بھی لگائے جائیں گے۔ رسم افتتاح حضرت ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت فرمائیں گی تمام بہنوں سے استدعا ہے کہ بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ضرور تشریف لاویں۔

ٹکٹ دو آنے بچیوں کے لئے ایک آنہ

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

فیلڈ اسسٹنٹ کی ضرورت

اسامیاں ۳۰۔ ملتان ڈویژن۔ گریڈ ۷۵۔ ۵۔ ۱۵۰۔ انٹرویو ۱۳/۱۱/۶۱

شرائط۔ میٹرک۔ ایک سالہ فیلڈ اسسٹنٹ کورس پاس عمر ۲۵ تک۔ امیدواران۔ سندات۔ کارڈ دفتر روزگار ہمراہ لے کر بغرض انٹرویو دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ملتان میں پیش ہوں۔ (ڈپ۔ ش ۶/۱۱/۶۱)

(ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۲۷: سردار بی بی زوجہ ملک نظام الدین صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ زیور طلائی بالیاں ایک تولہ قیمتی ۱۳۰/- روپے۔ کل میزان ۱۶۲/- روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الراقم الحروف محمد سلیم بقلم خود۔

الامۃ۔ سردار بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد محمد سلیم بقلم خود ولد نظام الدین دکان زرگری پلاٹ محلہ دار الرحمت ربوہ

گواہ شد سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔

نمبر ۱۶۳۲۸: میں افتخار بیگم زوجہ ملک محمد سلیم صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ جو میں خاوند سے نقد وصول کر لیا ہے۔ زیور طلائی کانٹے دو ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ۔ قیمت ۱۶۲/۸۔ کل میزان بمعہ حق مہر مبلغ ۴۶۲/۸ روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط

الامۃ:۔ افتخار بیگم زوجہ ملک محمد سلیم صاحب ربوہ محلہ دار الرحمت وسطی کچا بازار

گواہ شد محمد سلیم خاوند موصیہ کچا بازار وسطی دار الرحمت ربوہ

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔

اشتہار اخبار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب پی سی ایس افسر مال باختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

عذرمہ ۴۷ تک الرحمن موضع چک نورنگ شاہ تحصیل شورکوٹ

منور حسین ولد غوث شاہ قوم سید ساکنہ موضع چک نورنگ شاہ تحصیل شورکوٹ۔

بنام منگا رام۔ جسو رام پسران کھوتا رام۔ جسونت رام ولد کالا رام۔ موہن رام ولد رام چند غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست تک الرحمن ملکانہ ۱۷/۲ تعدادی ۳ کنال ۲ مرلے جمعبندی ۱۹۵۵-۵۶ء مندرجہ بالا میں منگا رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۳۰/۱۱/۶۱ کو بوقت ۹ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۳/۱۱/۶۱ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

پاکستان ویسٹرن ریلوے - راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹس (۱۹۵۴) کے مطابق لیبر اور میٹریل کے ساتھ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۱۳ نومبر ۱۹۶۱ء کو بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
پلین نمبر B-284 R1, RWP / ATK 16-12-49 مشتمل ہر دو اوراق کے مطابق راولپنڈی پشاور کینٹ سیکشن میں میل نمبر ۴-۳/۹۹۹ پر اٹک برج نمبر ۱۹۱ تک آنے والی سڑکوں اور راستوں کو بہتر بنانے کا کام	روپے ۵۰،۰۰۰/-	روپے ۱۰۰۰/-	زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ

۲۔ ٹنڈر جو مقررہ ٹنڈر فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کرا لیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ تین علیحدہ علیحدہ نرخ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ درج کئے جائیں (الف) ارتھ ورک کے لئے۔ (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹیریل کے لئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات سے متعلقہ ضروریات اور نگرانی کے لئے ایک ایسے قابل تجربہ کار محنتی اور مخلص احمدی دوست کی خدمات درکار ہیں جو اوورسیر کی تعلیمی سند بھی رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت و اہلیت اور تجربہ مقرر کی جاوے گی۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے وہ دوست جن میں مندرجہ بالا اوصاف پائے جاتے ہوں اپنی جماعت کے امیر یا صدر کی سفارش کے ساتھ درخواست کریں۔ نقول اسناد جن سے امیدوار میں ان اوصاف کے پائے جانے کی تصدیق ہوتی ہو درخواست کے ساتھ شامل کی جاویں۔ درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۱ تک ناظر صاحب بیت المال کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد مکرم شمشیر خاں صاحب چند دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبد الرزاق خان دکاندار دار الرحمت وسطی ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے

"پاکستان کشمیر سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا"

نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر آغا ہلالی کا اعلان، اخبارات سے مصالحت کی فضا پیدا کرنے کی اپیل

نئی دہلی ۹ نومبر۔ بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر آغا ہلالی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستانی عوام کشمیر کے مسئلہ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ کشمیر سے کبھی دستبردار ہوں گے۔ آغا ہلالی نے واضح کیا کہ خط متارکہ جنگ کی بنیاد پر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔

آغا ہلالی کل شام پریس کلب آف انڈیا میں مہمان خصوصی تھے آپ نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب پاکستان اور بھارت کے درمیان سب سے بڑا حل طلب مسئلہ کشمیر ہی ہے اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے پاکستانی عوام کبھی فراموش کر دیں اور کشمیر سے دستبردار ہو جائیں۔ سوالات کا جواب دیتے ہوئے آغا ہلالی نے کہا کہ گو تصفیہ کشمیر کیلئے کوئی قطعی حل تجویز کرنا مشکل نظر آتا ہے لیکن اس مسئلہ کو حل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے لئے گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار کیا جائے۔ آغا ہلالی نے کہا ہماری رائے ہمیشہ یہی رہی ہے کہ باہمی گفت و شنید کی بنیاد موجود ہے چنانچہ جونہی گفت و شنید کا فیصلہ ہو گیا ہمارے لئے تصفیہ کی جانب قدم بڑھانا ممکن ہو جائے گا۔ آغا ہلالی نے پر زور طور پر اعلان کیا کہ کشمیر میں جنگ بندی کی [illegible] لائن تصفیہ کی بنیاد نہیں بن سکتی۔

آغا ہلالی نے اخبارات سے اپیل کی کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان پھر وہی فضا پیدا کرنے میں مدد دیں جو کچھ عرصہ پہلے تک موجود تھی۔

برطانوی فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا عزم پاکستان

سرگودھا ۹ نومبر۔ مشرق بعید میں برطانوی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائر مارشل سر اینتھونی سیلوی[illegible]

ملکہ الزبتھ آج گھانا کے شاہی دورے پر روانہ ہو رہی ہیں

اس دورہ میں شہزادہ فلپ بھی ملکہ کے ہمراہ ہوں گے!

لندن ۹ نومبر۔ انگلستان کی ملکہ الزبتھ دوم پروگرام کے مطابق گھانا کے شاہی دورے پر آج روانہ ہو رہی ہیں۔ کل برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے دار العوام میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ گھانا کے شاہی دورے میں ملکہ کے لئے اتنے ہی خطرات ہیں جتنے کہ ہر شاہی دورے میں ہوا کرتے ہیں اور ملکہ اس امر سے پوری طرح باخبر ہیں۔

جس برطانوی نمائندے نے حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے حال ہی میں گھانا کا دورہ کیا تھا [illegible] اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

مسٹر میکملن نے مزید بتایا کہ میں نے ملکہ کے شاہی دورہ کے متعلق دولت مشترکہ کے تمام وزرائے اعظم سے مشورہ کیا تھا انہوں نے میرے خیال کی تائید کی ہے۔ میں حالات کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اکرا میں گذشتہ ہفتہ جو دھماکے ہوئے تھے ان کا ملکہ کے شاہی دورے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ملکہ کے گیارہ روزہ شاہی دورے میں شہزادہ فلپ بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

مسز کینیڈی نے پاکستان ہندوستان کا دورہ ملتوی کر دیا

واشنگٹن ۹ نومبر۔ مسز کینیڈی نے پاکستان ہندوستان کا دورہ ملتوی کر دیا ہے وہ اس ماہ برصغیر آنے والی تھیں لیکن اب آپ ۹ جنوری کو برصغیر کے دورہ پر روانہ ہوں گی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت وہ برصغیر کا زیادہ وسیع دورہ کر سکیں گی۔

ایڈنائر ۲۱ نومبر کو واشنگٹن جائیں گے

واشنگٹن ۹ نومبر۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کانراڈ ایڈنائر غالباً بیس یا اکیس نومبر کو صدر کینیڈی سے بات چیت کے لئے واشنگٹن آئیں گے۔

٭ سات روزہ دورے پر دس نومبر کو پاکستان پہنچ رہے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴